تار کا پتہ "الفضل" قادیان بٹالہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

THE ALFAZL QADIAN

قیمت فی پرچہ چار پیسے

اخبار الفضل قادیان

ہفتہ میں دو بار

ایڈیٹر: غلام نبی ۞ انچارج ۔ محفوظ الحق علمی

جلد ۱۱	مطابق ۲۳ رجب ۱۳۴۲ھ	یوم جمعہ	مورخہ ۲۹ فروری ۱۹۲۴ء	نمبر ۶۸

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بخیر و عافیت ہیں۔ اُمید کی جاتی ہے۔ کہ جمعہ تک دارالامان تشریف لے آئینگے۔

مسجد اقصیٰ کے صحن کی توسیع ہو رہی ہے۔ جس کے لئے احباب قادیان نے چندہ بھی کیا ہے۔ وہ حصہ زمین جو ابھی تک ایک ہندو کے قبضہ میں تھا۔ اب خرید لیا گیا ہے۔ مسجد کا صحن نہایت موزوں اور پہلے سے زیادہ فراخ ہو جائیگا۔

آئندہ پرچہ الفضل کی ترتیب کے بعد خاکسار علمی سبکدوش ہو جائے گا۔ جناب مدیر و نائب مدیر جالندھر سے دارالامان پہنچ جائینگے ۞

سروش حق نیوش

ذیل کی نظم ولولۂ محبت و نعرۂ معرفت ہے۔ قافیوں کی جدت سے قطع نظر کیجئے۔ روح اور حقیقت سے لطف لیجئے۔ سین البلال شین (مدیر)

بہار دیں پہ آ گئی بساطِ حسن بچھ گئی
ادائے ناز دیکھئے ردائے شوق کھچ گئی

کسی کا جلوۂ جمال آنکھ میں سما گیا
تھا جس کا منتظر جہاں وہی حبیب آ گیا

نگاہِ شوق بول اٹھی کہ بابِ حسن کھل گیا
طبیب روح آ گیا ہمارا روگ دھل گیا

سنو وہ صور پھونک گیا ظہور سے قصور ہے
نگاہ تو اٹھائیے مسیح کا ظہور ہے

مریضِ عشق مژدہ ہو قتیلِ عشق مرحبا
انیسِ جان آ گیا ظہورِ حق ہے برملا

بنائے آسمانِ نو کسی کے ہاتھ سے پڑی
کسی کے ہاتھ سے بچھا زمیں پہ فرشِ مخملی

بجائے شرق غرب سے نکل پڑا ہے شمس بھی
نجوم سے بدل گئی فضائے چرخ نیلمی

ہجوم عاشقان سر فروش گرد شمع ہے
سروشِ حق کے نغمہ سے بہشت فرق سمع ہے

"حضور" ہم بھی آ گئے قریب تھے بعید تھے
قبول ہم کو کیجئے بعید تھے سعید تھے

شہاب اپنے خوش ہو کہ حق کو تم سمجھ گئے
عمل دکھائے عمل کہ جھوٹے وعدے بجھ گئے

خاکسار محمد خان شہاب مالیر کوٹلوی
از چھاؤنی جالندھر ۔ ۲۱ فروری ۱۹۲۴ء

نامۂ نیر

(نوشتہ جناب مولوی عبدالرحیم صاحب نیر)

لنڈن میں یوم صلح

۱۱ نومبر ۱۹۲۳ء کو ۱۱ بجے ۲ منٹ کے لئے جزیرہ برطانیہ پر عالم خموشی طاری تھا۔ جونہی "بزرگ بن" نام گھنٹے نے ویسٹ منسٹر کے گھنٹہ گھر سے گیارہ بجائے۔ لنڈن پر صور اسرافیل کے پھونکے جانے کا منظر طاری ہو گیا۔ موٹریں چلتی چلتی ٹھہر گئیں۔ دجال کے گدھے زمین پر۔ زمین کے نیچے اور زمین سے بلندی پر یکدم بے حس ہو گئے۔ مرد و عورت بوڑھا و جوان آنکھیں نیچی باادب جہاں کہیں تھے کھڑے رہ گئے۔ اور ان دو لمحوں میں اس قیامت خیز زلزلہ کو جو قیامت کا نمونہ تھا یاد کرنے لگے۔ اور عالم تصور میں ویران شدہ مرغزار۔ اُجڑے ہوئے شہر و گاؤں اور خون کی نالیاں اور مُردہ رشتہ دار سامنے آ گئے۔ ہزاروں نے "غیر معلوم سپاہی" کے مقبرہ کی زیارت کی۔ اور ہزاروں نے "نشان رفتگان" پر پھولوں کے ہار چڑھائے۔

وہ دو منٹ گذر گئے۔ اور لنڈن کی دنیا پھر "قبول تجلی" کو بھول گئی۔ اس وقت احمدی واعظ نے اس دن کو یاد دلا کر کھلی ہوا کے وعظ میں یاددہانی کرا دی۔ اور نجات کا راستہ دکھانے والے مسیح موعود کا پیغام سُنایا ۔

ناروے میں تبلیغ

ملک ناروے و سویڈن کے لوگ پروٹسٹنٹ عیسائی ہیں۔ اسلام سے ان کو بہت کم واقفیت ہے۔ اس ملک میں ایک مصلح سویڈن برگ نام گذرا ہے۔ اس نے عیسائیت میں اصلاحات کی ہیں۔ اور اس کے خیالات بہت کچھ اسلام کے قریب ہیں۔ اس ملک کے ایک سیاح سے بعد لیکچر ملاقات ہوئی وہ اسلام سے بالکل ناواقف تھا۔ اور اس کا علم تمام کا تمام متعصب مسیحی مصنفین کے بیانات پر مبنی تھا۔ ان لوگوں کا احمدی واعظین سے ملنا ان کی آنکھیں کھولتا ہے۔ اور ہمارا بڑا کام ابھی برسوں تک ان غلط و بے ہودہ الزامات و اتہامات کی تردید ہے۔ جو صدیوں سے متواتر مغربی اقوام کی تعلیم و تربیت کا جزو ہو چکے ہیں ۔

دعوت رخصت

ہوٹل سیسل میں زیر انتظام برٹش انڈین یونین مہاراجہ الور اور سر تیج بہادر سپرو کو دعوت رخصت دی گئی تھی۔ عاجز بھی مدعو تھا۔ اکثر لوگوں سے ملاقات ہوئی۔ لیڈی ایچ گرانٹ اہلیہ سابق چیف کمشنر صوبہ سرحدی نے مجھ سے خصوصاً احمدیہ مشن اور ہمارے غرض قیام کے حالات دریافت کئے۔ اور بہت دلچسپی کا اظہار کیا۔

مجھے اس دعوت میں یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ انتہا پسندوں کی خواہ وہ ہندوستانی ہوں۔ خواہ انگریز۔ تباہ کن روش کے باوجود ہند و برطانیہ کے دلوں میں ایک دوسرے سے ملکر کام کرنے کی خواہش ہے۔ اور موجودہ سکرٹری آوف سٹیٹ لارڈ پیل دل و جان سے ہندوستان کے جائز مفاد کی حفاظت پر آمادہ ہیں۔ اور اس امر کا اعتراف مہاراجہ صاحب الور اور سر تیج بہادر سپرو ہر دو قائمقامان ہند در امپریل کانفرنس نے کیا۔

لارڈ پیل نے اس دعوت کی تقریر میں بھی اپنی ہمدردی کا نہایت مؤثر الفاظ میں اظہار کیا ۔

سر تیج بہادر سپرو

مہاراجہ صاحب الور اپنے رنگ میں کارکن اور قابل آدمی ہیں۔ اور ہوٹل سیسل کی تقریر میں جو اتفاق سے "دیوالی" کے دن تھی ان کو دیوالی کا ہندو تیوہار بھی یاد آیا۔ مگر سر تیج بہادر سپرو کا میں خصوصاً مداح ہوں۔ کیونکہ وہ جہاں سلطنت سے وفادار ہیں۔ وہاں اپنے ملک کے مفاد کے نہایت دلیر محافظ ہیں۔ انہوں نے امپیریل کانفرنس کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے لیڈی مینسفیلڈ کے مکان پر جہاں ایٹ ہوم تھا۔ اور اس میں عاجز بھی مدعو تھا وضاحت سے بتایا کہ جنرل سمٹس نے ہندوستانیوں و ہندوستانی حکومت کی ہتک کی ہے۔ اور برطانیہ کے امپیریل اغراض کے منافی کارروائی کی ہے۔ اور کہ ہندوستان اپنے حقوق سے ہرگز دست بردار نہ ہوگا۔ میں ہندوستان کے اس عقل مند اعتدال پسند قابل فرزند نے اپنے فرض منصبی کو اس طرح نبایا ہے کہ ہندوستان معاشرۂ ہند اور ہر ہمدرد ہندوستان ان کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ مجھے امید ہے کہ سر تیج سپرو ہندوستان پہونچ کر بھی شردھانند۔ مالویہ۔ تفرقہ انداز پالیسی کی دلیرانہ مخالفت کرینگے۔ اور تبلیغ مذہبی کی صحیح پالیسی پر آزادئ تبلیغ کے حقوق کی حفاظت کرتے ہوئے آریہ سماج کے اشتعال انگیز رویہ کی اصلاح کرینگے۔ میں سر تیج کے منصفانہ اور غیر متعصبانہ رویہ کا مداح اور ان کی کامیابی کا متمنی ہوں ۔

اخبار احمدیہ

ایک کامیاب مباحثہ

آج موضع بگلاں والی ضلع امرتسر تحصیل اجنالہ میں مسئلہ نبوت پر جناب مولوی ظہور حسین صاحب مولوی فاضل کا مباحثہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب سے تین گھنٹہ تک رہا جس میں ہندو سکھ کثرت کے ساتھ شامل تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسی نمایاں کامیابی ہوئی کہ ہندو اور سکھوں نے اور نیز غیر احمدی صاحبان نے کھلے طور پر اعتراف کیا کہ غیر احمدی مولوی سے کچھ نہ ہو سکا۔

مولا بخش احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ ددجووال

جھگڑیہ میں جلسہ

بتاریخ ۷ مارچ مقرر ہوا ہے۔ گجرات کاٹھیاواڑ کے احباب مندرجہ ذیل پتہ پر تشریف لاویں۔ ریلوے اسٹیشن جھگڑیا وایا انکلیسر ریوا کانٹھا راج پیلا سٹیٹ۔ سردار خان کوال مرچنٹ۔ انکلیسر سے گاڑی صبح ۸ بجے اور پھر ۳ بجے دن کے جھگڑیا کو روانہ ہوتی ہے

(عبد اللہ احمدی منتظم جلسہ)

درخواست دُعا

میں نے بسلسلہ تجارت کچھ کاروبار کرنے کی کوشش کی ہے اور کر رہا ہوں احباب سے گذارش ہے کہ اس عاجز کے حق میں دُعا فرمائیں۔ خاکسار رونق حسین خان

شاہجہانپور

اُستادوں کی ضرورت

ہمیں تین اُستادوں کی ضرورت ہے (۱) ایک ایس وی (۲) جے وی (۳) ٹرینڈ منشی فاضل یا مولوی فاضل۔

درخواستیں مع نقول اسناد

بنام ناظر تعلیم و تربیت قادیان دار الامان

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۲۹ر فروری ۱۹۲۴ء

آگیا - وہ آنیوالا بادشاہ

کائناتِ مذہب میں ایک روحانی بادشاہ کا انتظار تھا۔ ہزاروں سال سے آمد آمد کی دھوم دھام تھی۔ وہ بادشاہ اپنے وقت پر دربار ظہور میں تختِ اجلال پر جلوہ فرما ہوگیا ؎

باز آمد شاہِ مادر کوئے ما
باز آمد آبِ مادر جوئے ما

شمع صداقت روشن ہے۔ دلائل پروانوں کی مانند چلے آرہے ہیں۔ اس وقت ہمارے سامنے ایک رسالہ "آنے والا بادشاہ" ہے۔ جس کو سیونتھڈے ایڈوینٹسٹ پبلشنگ ہوس لکھنؤ نے اپنے اہتمام سے شائع کیا ہے۔ جس میں آنے والے بادشاہ کے نشان بتائے گئے ہیں۔ چونکہ وہ آسمانی بادشاہت کی ایک غیبی تائید ہے۔ اس لئے اس رسالہ میں سے وہ گواہیاں بالفاظہٖ ہم نقل کرتے ہیں۔ جو ہمارے روحانی بادشاہ کے ظہور میں راست آئیں۔

وعدہ مصنف رسالہ لکھتا ہے کہ :- "اس کے (یعنی مسیح کے) وعدے کے مطابق ہم نئے آسمان اور نئی زمین کا انتظار کرتے ہیں۔ جنمیں راست بازی بسی رہے گی" ۲ پطرس باب ۳ آیت ۱۳ سے ۱۷ تک۔ (صفحہ ۱۰ رسالہ مذکورہ)

علامات مصنف لکھتا ہے۔ "اور جو علامتیں بتائی ہیں وہ بھی ایسی صاف ہیں۔ کہ ان کو ہر ایک شخص بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ قربِ قیامت میں کیا کیا واقع ہوگا اور دنیا کس حالت میں مبتلا ہوگی۔ یہ سب باتیں اس صفائی سے بیان کی گئی ہیں کہ ہر کس و ناکس خواہ بچہ ہو یا بوڑھا یا جاہل ہو یا عالم بخوبی سمجھ سکتا ہے (صہ۱۱)

مسیح نے فرمایا کہ میری کلیسیا پر ایک بڑی مصیبت کا وقت گذریگا۔ اور جب وہ وقت گذر جائیگا۔ تب اور فوراً ان دنوں کی مصیبت کے بعد[1] سورج تاریک سا ہو جائے گا۔ اور چاند[2] روشنی نہ دیگا۔ اور ستارے[3] آسمان سے گرینگے" متی باب ۲۴ آیت ۲۹ (صہ۱۲)

تکالیف اگر اس پرانی تواریخ کو پڑھیں جنمیں کلیسیا کی تکالیف کا ذکر مندرج ہے۔ تو ہمیں معلوم ہوگا کہ ۱۷۷۵ء تک کلیسیا نے بہت کچھ دکھ سہے۔ اور اس کے پانچ برس بعد۔

سورج تاریک پہلا نشان نظر آیا یعنی آفتاب ۱۹ر مئی ۱۷۸۰ء کو ایک حیرت انگیز طریقہ پر سیاہ پڑ گیا۔ دن کا زیادہ حصہ آفتاب کی اس تاریک حالت میں گذرا۔ سورج گہن نہ تھا۔ چاند اپنے دَور میں ایسے مقام پر تھا کہ گہن پڑ ہی نہ سکتا تھا۔ بڑے بڑے نجومیوں کی یہ رائے ہوئی۔ کہ اس عجیب واقعۂ قدرت کا حساب نہیں سمجھ میں آتا۔ لیکن جو شخص مسیح کی پیشگوئیوں سے واقف تھا۔ اُسے کوئی انتشار نہ تھا۔ کیونکہ اس کی تشریح تو خود مسیح کی پیشگوئی میں پائی جاتی تھی۔ نواہ ویبسٹر کی۔ اس لغت میں جو کہ ۱۸۶۹ء میں شائع ہوئی ہے۔ اس دن کا تذکرہ درج ہے۔ اس کا عنوان اس نے "تاریک دن" سے کیا ہے۔ (صفحہ ۱۲)

چاند ماند اس تاریکی کے اختتام پر جو رات آئی۔ اسکی تیرگی بھی بلا کی تھی۔ وہ ایسی تیرہ و تاریک رات تھی کہ روشنی اس میں اچھی طرح پھیل نہ سکتی تھی۔ اگر لیمپ سے کچھ دُور ہٹ کر کوئی کتاب پڑھنا چاہتا۔ تو پڑھی نہ جاتی تھی۔ اسٹون صاحب کی تواریخ میں اس شب کی بابت یوں درج ہے۔ کہ جو رات ۱۹ر مئی ۱۷۸۰ء کے دن کے بعد آئی۔ وہ بہت ہی تاریک تھی۔ اس کی تاریکی اس درجہ کی تھی۔ کہ گھوڑوں کو راستہ سجھائی نہ دیتا تھا اسی واسطے گھوڑے سواری کے لئے اصطبل سے نکالے نہ گئے (صہ۱۴)

کثرتِ شہاب پیشین گوئی میں جو تیسرا نشان درج ہے۔ وہ بھی ۱۳ر نومبر ۱۸۳۳ء کی شب کو پورا ہو چکا ہے۔ اس رات کو اتنی کثرت ستارے ٹوٹے۔ کہ جس کا کوئی شمار اور حساب نہیں ہے۔ اور نہ اس سے پہلے کبھی ایسے نظر آئے تھے۔ اس معاملہ کے متعلق ییل کالج کے بڑے نامی گرامی پروفیسر صاحب جن کا نام اسٹیڈ ہے۔ اور جو کہ ایک مشہور معروف نجومی ہیں۔ ان کا بیان ہم درج کرتے ہیں "جو لوگ ایسے خوش قسمت تھے کہ انہوں نے ۱۳ر نومبر ۱۸۳۳ء کی فجر کو آسمان سے ستاروں کی بوچھاڑ کا تماشا دیکھا۔ انہوں نے ضرور وہ تماشہ دیکھا۔ جس کو دنیا کے شروع سے اس وقت کسی نے نہیں دیکھا۔ کم از کم یہ تو ضرور ہے کہ بشر کے صفحاتِ تاریخ میں ایسے عجیب غریب نظارہ کا نام و نشان بھی نہیں ہے (صفحہ ۱۵) یوئیل نبی نے فرمایا ہے کہ سورج اور چاند اندھیرے ہو جائینگے۔ اور ستارے اپنی روشنی نہ دینگے۔ یوئیل ۳:۱۵ قبل اس کے کہ خداوند کا خوفناک اور عظیم دن آ پہنچے۔ آفتاب تاریک اور چاند لہو ہو جائیگا۔ اور کتاب مکاشفات کے باب ۶ آیت ۱۲ سے ۱۷ تک میں مرقوم ہے کہ

زلزلہ "اور جب اس نے چھٹی مہر کھولی تو میں نے دیکھا کہ ایک بڑا بھونچال آیا۔ اور سورج کمل کی مانند کالا اور سارا چاند خون سا ہو گیا۔ اور آسمان کے ستارے اس طرح زمین پر گر پڑے۔ جس طرح زور کی آندھی سے ہل کر انجیر کے درخت میں سے کچے پھل گر پڑتے ہیں۔ جس طرح بڑے زلزلہ کا ذکر اس آیت میں ہے وہ لامحالہ شہر لسبن کے زلزلہ سے متعلق ہے۔ جو کہ ۱۷۵۵ء میں آیا تھا۔ اس زلزلہ سے زمین کا بہت بڑا حصہ ہل گیا تھا۔ اور ہزارہا جانیں تلف ہوئی تھیں۔ اس کے تھوڑے عرصہ بعد یعنی ۱۷۸۰ء میں آفتاب کا تاریک ہو جانے والا واقعہ پیش آیا۔ (صفحہ ۱۶)

علمی ترقی آخری ایام کی بابت پیشگوئی کرتے ہوئے دانی ایل نبی نے فرمایا ہے کہ "بہت سر اسر ملاحظہ کرینگے اور دانش زیادہ ہوگی" دانی ایل باب ۱۲ آیت ۴ - اب ہمیں یہ دیکھنا چاہیئے کہ یہ نبوت بعینہٖ عجیب طور سے پوری ہوئی ہے۔ ہزارہا طرح

کی ایجادیں جو ان ایام میں موجود ہیں۔ ان سے ہمارے آبا و اجداد بالکل ناواقف تھے۔ اور یہ چیزیں روزمرہ ہمارے کام آتی رہتی ہیں۔ مثلاً ریل۔ دخانی جہاز تار برقی۔ ٹیلیفون۔ فونوگراف۔ ہوائی جہاز وغیرہ یہ سب آج کل کی ایجاد کردہ چیزیں ہیں۔ ذیل میں ہم چند چیزوں کی ایک فہرست بھی درج کرتے ہیں۔ غبارہ ۱۷۹۷ء تار برقی ۱۸۳۶ء بے تار کے سلسلہ کے خبر رسانی ۱۸۹۵ء لوہے کے پل ۱۸۰۰ء فوٹوگراف ۱۸۳۹ء بائیسکوپ ۱۸۹۵ء لوہے کے قلم کی زبان ۱۸۳۰ء سینے کی کل ۱۸۴۶ء ہوائی جہاز ۱۹۰۳ء دخانی جہاز ۱۸۰۷ء ٹائپ کی کل ۱۸۶۸ء دخانی چھاپہ خانے ۱۸۱۱ء ٹیلیفون ۱۸۷۶ء ریل گاڑی ۱۸۲۵ء فونوگراف ۱۸۷۷ء دیا سلائی ۱۸۲۹ء بجلی کی ریل گاڑی ۱۸۷۷ء۔ اب اس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ اس قسم کی کوئی ایجاد ۱۷۹۷ء سے قبل نہ ہوئی۔ اگر آپ اس سے بھی ایک صدی پہلے کی تواریخ پر نظر ڈالیں۔ تو یہ نظر آئے گا کہ دنیا کی ترقی کی وہی حالت تھی۔ جو چار ہزار برس پہلے تھی۔ لیکن انیسویں صدی شروع ہوتے ہی دنیا اپنی نیند غفلت سے چونک پڑی۔ بہت کچھ کر دکھایا۔ اور بہت سی ایجادیں کیں۔ اور ایک ہی پشت میں یہ سب کچھ حاصل کر لیا۔ جو گذشتہ پشتوں کو حاصل نہ ہوا تھا۔ (صفحہ ۱۹)

موٹر کی پیشگوئی

آج کل کی عجیب و غریب ایجادوں میں سے موٹر کار ایک وہ چیز ہے۔ جو بجلی کی طرح رفتار میں تیز ہے۔ اور تیز روشنی اس میں سے نکلتی ہے۔ اس کو ناحوم نبی نے اب سے دو ہزار برس پہلے اپنے مکاشفہ میں دیکھ کر رقم فرمایا ہے کہ "بازاروں میں گاڑیاں بے طور دوڑتی پھرتی ہیں۔ شاہراہوں میں دھمے کھاتی ہیں۔ وہ مشعلوں کی طرح نظر آتی ہیں۔ وہ بجلی کی طرح کوندتی ہیں۔ ناحوم باب ۲ آیت ۴ (صفحہ ۲۰)

گناہ کی زیادتی

اور بے دینی کے بڑھ جانے سے بہتوں کی محبت ٹھنڈی پڑ جائیگی متی باب ۲۴ آیت ۱۲۔ پولوس رسول نے ایک فہرست بھی ان گناہوں کے نام کی درج کر دی ہے۔ جو دنیا کے آخری ایام میں کثرت سے رائج ہونگے۔ اور وہ یہ ہے:-

"یہ تو جان رکھ کہ آخری دنوں میں بُرے دن آئینگے کیونکہ آدمی خود غرض۔ زردوست۔ شیخی باز۔ مغرور بدگو۔ ماں باپ کے نافرمان۔ ناشکر۔ ناپاک طبع۔ محبت سے خالی۔ سنگدل۔ تہمت لگانیوالے۔ خدا کی نسبت عیش و عشرت کو زیادہ دوست رکھنے والے ہونگے۔ وہ دینداری کی وضع تو رکھیں گے۔ مگر اس کے اثر کو قبول نہ کرینگے" ۲ تیمتھیس ۳ تا ۵۔ اگر پولوس رسول آج اس دنیا میں زندہ ہوتا۔ تو آج کے زمانہ کی حالت وہ اس سے بہتر نہ بیان کر سکتا۔ جیسی کہ ہم خود اپنی آنکھ سے دیکھ رہے ہیں۔ (صفحہ ۲۰ و ۲۱)

خطاب با اہل کتاب

اب اے وہ لوگو! جو مقدس کتابوں کے ماننے کا دعوےٰ کرتے ہو آؤ۔ اپنی کتابوں کو پڑھو۔ اپنی تحریروں کو دیکھو کہ خدا نے اپنی قدرت کاملہ سے کس طرح تمہارے ہاتھوں سے آنیوالے بادشاہ کی گواہیاں لکھا دی ہیں۔ دیکھو وہ جس کے سب منتظر تھے۔ اپنی جاہ و جلال میں نشانوں کے لشکر کے ساتھ ظاہر ہو گیا۔ جیسے بجلی پورب سے کوند کر پچھم تک دکھائی دیتی ہے۔ ویسے ہی اس کا آنا ہوا ہے۔ وہ جانب شرق سے چمکا اور غرب میں اس کے آثار روشن ہو گئے۔ سنو اور دیکھو کہ وہ سب امور مشاہدہ میں آ گئے۔ جن کا وعدہ تھا۔ تم نے خود لکھا کہ مسیح کی آمد ثانی سے جو واقعات متعلق ہیں۔ ان کی بابت پولوس رسول فرماتے ہیں کہ خداوند خود آسمان سے اتر آئے گا۔ اسوقت للکار اور مقرب فرشتے کی آواز سنائی دیگی۔ اور خدا کا نرسنگا پھونکا جائیگا پہلا تھسلنیکیوں باب ۴" (صفحہ ۳ رسالہ مذکور)

سو اے روئے زمین کے بسنے والو! ہوش میں آؤ۔ خدا کا صور پھونکا گیا۔ یعنی مسیح موعود ربانی کے قلب مطہر میں خدا کی آواز گونجی۔ کیونکہ خدا کے نبی اس کے صور ہوتے ہیں یعنی قرنا۔ جن کے دل میں وہ آواز پھونکتا ہے۔ (چشمہ معرفت صفحہ ۷۰) پھر مامور الٰہی نے فرمایا کہ میرا آنا خدا کے کامل جلال کے ظہور کا وقت ہے۔ اور میرے وقت میں فرشتوں اور شیاطین کا آخری جنگ ہے۔ اور خدا اس وقت وہ نشان دکھائیگا۔ جو اس نے کبھی نہیں دکھائے۔ گویا خدا زمین پر خود اتر آئے گا۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ یوم یاتی ربک فی ظلل من الغمام۔ یعنی اس دن بادلوں میں تیرا خدا آئے گا۔ یعنی انسانی مظہر کے ذریعہ سے اپنا جلال ظاہر کریگا۔ اور اپنا چہرہ دکھائیگا (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۴)

سو اے عیسائی دوستو! آنکھیں کھولو۔ وہ نوشتہ پورا ہوا۔ جو لکھا تھا کہ دیکھو وہ بادلوں کے ساتھ آتا ہے اور ہر ایک آنکھ اسے دیکھیگی۔ مکاشفات باب ۱ (صفحہ ۲۹ رسالہ مذکور)

پس مبارک وہ جو روحانی کان رکھتے ہیں کہ خدا کی آواز سنیں گے۔ مبارک وہ جو ایمانی آنکھ والے ہیں کہ حقیقت کا چہرہ دیکھیں گے۔ مبارک وہ جو دل کے سیدھے ہیں کہ راستی کو پائینگے۔ ان پر میرے سلام ہوں۔

مولوی ثناء اللہ اور سود

اخبار اہلحدیث نمبر ۱۳ جلد ۲۱ صفحہ ۱۲ کالم ۲ مجریہ ۲۱ جمادی الثانی ۱۳۴۲ھ میں ایک شخص ایک مسئلہ دریافت کرتا ہے۔ جس کا نمبر ۶۹ ہے۔

۶۹ "میں نے ڈاک خانہ کے بنک میں دو سو روپیہ جمع کیا ہے۔ اور مجھے ہر سال اس روپے کا سود چھ روپے ملتا ہے۔ اور ہر سال گورنمنٹ کو مجھے بندوق وغیرہ کی فیس چھ روپے دینا پڑتا ہے۔ کیا میں اس سود کو لیکر فیس وغیرہ ادا کر سکتا ہوں (عبدالرحمن از الہ آباد)"

جواب نمبر ۶۹ - کر سکتے ہو۔

سوال میں فیس کے ساتھ "وغیرہ" بھی ہے اس میں کس قدر گنجائش ہے۔

یہ ہی مولوی تو ہیں کہ جناب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب یہ فتویٰ دیا تھا کہ جس وقت تک اسلام کی حالت ضعف کی ہے یہ سودی روپیہ اشاعت اسلام کے لئے خرچ کیا جا سکتا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا تھا کہ یہ فتوےٰ مختص الوقت و مختص المقام ہے۔ ان مولویوں نے کس قدر شور و شر مچایا تھا۔ حالانکہ اس میں کسی ذات کا تعلق قطعی نہیں تھا اور فتویٰ مذکورہ میں محض ذات کے مفاد کے لئے فتویٰ جواز دیا گیا۔

چالیس ہزاری تحریک

آج ۲۲ر فروری ۱۹۲۴ء تک جو فہرست تحریک چندہ خاص چالیس ہزار کی میرے پاس پہونچی ہے اسے ذیل میں شائع کیا جاتا ہے۔ میں نے اس تحریک کی مکمل فہرستیں ۲۹ر فروری ۱۹۲۴ء تک طلب کی ہیں اور اس لحاظ سے ۲۲ر سے ۲۹ر فروری ۱۹۲۴ء تک آخری ہفتہ ہے۔ جس میں تمام فہرستوں کا آجانا ضروری ہے۔ تاکہ ان کی اشاعت ہو سکے۔ اور معلوم کیا جاوے۔ کہ کل کس قدر وعدے ہو چکے ہیں۔

میں اس وقت جو فہرست شائع کر رہا ہوں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ احباب ابھی فہرست کے طیار کرنے میں مصروف ہیں۔ جماعت قادیان کی فہرست بھی مکمل طور پر میرے پاس تاحال پہونچی نہیں۔ تاہم اسے شایع کیا جاتا رہے۔

سابقہ فہرست جو شایع ہو چکی ہے۔ اس کے مطابق میزان وعدہ ۶۶۰ہے۔ اور اس ہفتہ کی میزان [illegible] ہے کل [illegible] ہے۔

وصولی تحریک چالیس ہزاریہ ہے۔

جماعت قادیان	[illegible]
جماعت راولپنڈی	[illegible] مکمل فہرست نہیں ملی۔
جماعت سنگرور	[illegible]
جماعت ڈاک پتھر	[illegible] فہرست نہیں ملی
میزان	[illegible]
سابقہ میزان وصولی	[illegible]
کل میزان	[illegible]

اب ذیل میں فہرست وعدہ درج کی جاتی ہے۔ اور احباب سے جلد فہرستوں کے مکمل طور پر ملنے کی درخواست کی جاتی ہے۔ ایک بات یاد رہے۔ کہ کسی دوست کو اس تحریک میں شامل ہونے سے نہ چھوڑا جاوے۔ جو دوست ایک ایک سو روپیہ دے چکے یا ابھی دینے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ان سے بھی اس تحریک میں ½ ماہوار آمدنی کا حصہ لیا جاوے۔ جیسا کہ حضرت اقدس نے ارشاد فرمایا ہے۔

جماعت پھیلروان

بابو محمد سعید صاحب احمدی پوسٹماسٹر پھیلروان	۳۰۔۔۔۔
مستری محمد الدین صاحب ٹھیکیدار "	۱۷۔۔۔۔
مستری عبدالکریم " "	۱۷۔۔۔۔
	۶۴۔۔۔۔

باقی اور احباب کی فہرست پھر ارسال کرینگے ۔

جماعت سنگرور

مولوی رحمت اللہ صاحب سیکرٹری تبلیغ	۶۔۔۔۔
میرزا جہانگیر صاحب	۸۔۔۔
منشی عبدالقادر صاحب	۴۔۔۔
منشی عبدالغنی صاحب	۴۔۔۔
منشی محمد شفیع صاحب	۴۔۲۔۹
مستری رحمت اللہ صاحب	۷۔۸۔۔
شیخ شہاب الدین صاحب	۷۔۔۔
منشی منظور علی صاحب سرشتہ دار بعہدہ سیکرٹری	۷۔۔۔
	۴۷۔۱۰۔۹

یہ رقم بذریعہ بیمہ آچکی ہے۔ اول قسط ہے۔ دوسری قسط اس جماعت سے اس رقم سے زیادہ آویگی۔ اس جماعت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ دو قسطوں میں ہی تمام ادا کردیا جاوے۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

جماعت ہوشیارپور

سید پیر احمد صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ	۱۳۔۴۔۔
پیر حاجی احمد صاحب	۲۔۔۔
اہلیہ پیر حاجی احمد صاحب	۲۔۔۔
دختر پیر حاجی احمد صاحب	۹۔۔۔
دختر اہلیہ پیر حاجی احمد صاحب	۵۔۴۔۔
اہلیہ پیر احمد صاحب	۳۔۔۔
دختر پیر احمد صاحب	۳۔۵۔۔
میاں عبداللہ صاحب	۴۔۔۔
	۳۸۔۔۔

مولوی انوار حسین خاں صاحب شاہ آباد	۳۰۔۔۔

ناظر

عبدالغنی ۔ ناظر بیت المال ۔ قادیان ۔ دارالامان

اخبار فاروق کیلئے تحریک

میرا خیال تھا۔ کہ سالانہ جلسہ پر اس تحریک کے ماتحت جو کہ دسمبر ۲۳ء میں میں نے فاروق کیواسطے پانسو خریدار بہم پہونچانے کی الفضل کے ذریعہ کی تھی۔ پانسو سے بھی زائد خریدار ہو جائینگے۔ لیکن افسوس کے ساتھ مجھے اپنے خیال کو غلط سمجھنا پڑا۔ دوبارہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے جن الفاظ میں جلسہ پر اخبارات کے واسطے ایک ہزار خریدار طلب فرمائے تو یقین واثق ہو گیا۔ کہ آیندہ مجھے کسی مزید یا دُہانی یا احباب کو توجہ دلانیکی ضرورت نہ رہیگی۔ اب ضرور ہی جنوری کے اندر اندر پانسو خریدار فاروق کو مل جائینگے۔ اور وہ جاری ہو جائے گا۔ مگر میری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ جب کہ مجھے آج ۱۱ر فروری کو ایڈیٹر صاحب فاروق کی طرف سے یہ اطلاع ملی کہ تا امروز صرف ۸۲ خریداروں کی درخواست درج ہوئی ہے۔ جس میں سے ۵۶ وہ خریدار ہیں۔ جنہوں نے سالانہ جلسہ پر حضرت صاحب کی تحریک پر اپنے نام درج کرائے تھے۔ باوجودیکہ متواتر الفضل کے ذریعہ میں اس تحریک کے متعلق احباب کو متوجہ کرتا رہا ہوں مگر اس قدر بے پروائی سے کام لیا گیا۔ کہ لاکھوں کی جماعت میں سے پانسو خریدار فاروق کیلئے باایں ہمہ جدو جہد اب تک نہ پیدا ہوئے۔ چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ ایک ہزار خریدار جو حضرت صاحب نے جلسہ پر اخبارات کے واسطے مانگے تھے۔ احباب قادیان سے باہر قدم رکھنے سے پیشتر اس تعداد کو پوری کر کے جاتے۔ یہ نہیں کرسکے۔ تو اپنے اپنے مقامات پر پہونچکر تو ضرور ہی اس حکم کی تعمیل میں تعجیل کرتے۔ میں واضح الفاظ میں بذریعہ الفضل نیز رپورٹ صیغہ تبلیغ میں ظاہر کر چکا ہوں۔ کہ ایڈیٹر فاروق کو بوجہ لگاتار آریوں کے زہریلے اثر کو دور کرنیکے واسطے ناظر دعوت و تبلیغ کی درخواست پر چھ ماہ پنجاب اور یو۔ پی کے دوروں پر جانے کے فاروق کو بند کرنا پڑا۔ چونکہ یہ خدمت سلسلہ اہم اور ضروری تھی۔

اس کو اخبار پر مقدم کیا گیا۔ بنا بریں ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم اس اخبار کو جلد سے جلد جاری کرنے میں پوری مدد دیں۔ اور وہ مدد بھی ہے۔ کہ کم از کم پانسو خریداران فاروق کے واسطے طیار ہو جائیں۔ تو پرچہ مارچ میں تو جاری ہو سکے۔ ورنہ مجبوراً مجھے حضرت صاحب کے حضور یہ رپورٹ پیش کرنی ہوگی۔ کہ فاروق کیلئے دسمبر۔ جنوری فروری میں بھی پانسو خریدار نہیں ہوئے۔ اور اس سے کم خریداروں پر اخبار کا زندہ رہنا یقیناً محال اور ناممکن ہے۔ پس جب کہ احباب نے خریداری کی طرف توجہ نہیں کی۔ تو حضور صیغہ اشاعت اسلام کے چندہ سے پانسو خریداران کا چندہ عطا فرما کر اخبار کو جاری کرا دیں۔ ایسی صورت میں احباب خود ہی غور فرمالیں۔ کہ ان کا کیا فرض ہونا چاہیئے تھا۔ اور اس نے کہاں تک اس کو ادا کیا۔ اب بصورت عدم موجودگی خریداران اس کا بار چندہ تبلیغ و اشاعت پر پڑنے سے آپ کو حکماً خریداری کرنی پڑے گی یا چندہ کی ایزادی۔

پس میرے احباب!!

ہمت کرو اور کوشش تاکہ اس ماہ فروری کے اندر اندر پورے پانسو خریدار فاروق کو دے کر اس بوجھ سے توصیغہ دعوت و تبلیغ کو سبکدوش کر دو۔ اور حضرت صاحب کی دعاؤں کے مستحق اور عنداللہ ماجور بن جاؤ گے اور پانسو خریدار کچھ بڑی بات نہیں۔ ۸۲ آ چکے باقی ۴۱۸ کی تعداد ہر ایک جماعت مل کر پوری کرائے۔ خصوصاً جماعت فیروزپور۔ پشاور۔ مردانی۔ لاہور۔ سیالکوٹ۔ حیدرآباد جنہوں نے جاکر فاروق کے لئے خریدار بھیجنے کا اعلان فرمایا تھا۔ اپنے وعدہ کا جلد ایفا کریں۔ اور نقد چندہ پیشگی معہ درخواست خریداری براہ راست ایڈیٹر صاحب فاروق کے نام بھیجکر مجھے تعداد خریداری کی اطلاع دے دیں۔ ایسا نہ ہو۔ کہ یہ مہینہ ہی گذر جائے۔ اور آپ کو اس کا احساس تک نہ ہو۔ والسلام

خاکسار سید زین العابدین ولی اللہ شاہ ۔ ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

مدیر تائید الاسلام لاہور کا انعامی چیلنج

ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ اکتوبر میں ایک مضمون مسیح موعود اور امت محمدیہ کے عنوان سے چھپا۔ جس میں ایک فقرہ یہ تھا۔ کہ قرآن کریم نے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی وفات کو صاف طور پر بیان فرما دیا ہے۔ اس پر منشی پیر بخش صاحب پنشنر پوسٹماسٹر نے اپنے رسالہ تائید الاسلام میں لکھا۔

"آپ وہ آیت پیش کریں۔ جس میں لکھا ہو عیسٰی مات یا مات اللہ عیسی ابن مریم صاف طور پر وفات مسیح بیان کی گئی ہو"

جس پر ان کو جواب دیا گیا۔

"اگر کسی نبی کی وفات کے صاف طور پر بیان ہونے کے لئے انہی الفاظ کا استعمال ضروری ہے۔ تو پیر بخش صاحب اور اس کے رفقاء کو ہمارا چیلنج ہے۔ کہ ایک نبی کی وفات بھی ثابت کر دکھلائے ورنہ اپنے کذب کا اعتراف کریں"

(رسالہ ریویو جنوری ۱۹۲۴ء صفحہ ۱۴)

اور ساتھ ہی یہ بتایا گیا کہ ہم وفات مسیح ثابت کرنے پر تیار ہیں۔ آپ سو روپیہ جمع کرا کے اس کی رسید ارسال کریں۔ اور صورت تصفیہ سے آگاہ فرمائیں۔

"محمد پیر بخش صاحب لکھتے ہیں۔ کہ روپیہ جمع ہے۔ جس وقت آپ صاف طور سے قرآن سے بتا دینگے۔ اور فیصلہ آپ کے حق میں ہو جائیگا تو وارنٹ آف پے منٹ پر دستخط کر کے آپ کو بھیجدونگا۔ صورت فیصلہ یہ ہے۔ کہ دو منصف مسلمہ فریقین۔ اور ایک سرپنچ جس منصف کے ساتھ اتفاق رائے کرے۔ وہ فیصلہ قابل عملدرآمد ہوگا۔ اپنے الفاظ یاد رکھیں۔ کہ قرآن کریم نے صاف طور پر وفات مسیح کو بیان فرما دیا ہے"

(۱۵ جنوری۔ تائید الاسلام)

اس کے جواب میں گذارش ہے۔ کہ محض بینک میں روپے کا جمع بتانا مسلم نہیں۔ بہت سے آدمیوں کا روپیہ بینک میں جمع ان کے نام سے جمع ہے۔ یا ان کے گھروں میں موجود ہے۔ پہلے آپ اپنے منصف اور سرپنچ کا تقرر فرما دیں۔ کچھ نام آپ پیش کریں۔ بالمقابل ہم بھی کچھ نام دینگے۔ پھر ان سے جو صاحب اس خدمت کو منظور فرما دیں۔ تو روپیہ ان کے پاس جمع کرا کے رسید بھجوا دیں۔ اور اس کے بعد ہم وفات مسیح کا ثبوت دینگے۔ آپ جرح فرمائیں۔ ہم جواب الجواب دینگے۔ کیونکہ ہم مدعی ہیں۔ اس کے بعد آپ کو اجازت ہے۔ کہ ایک بار اور جواب الجواب پر اپنا بیان دے لیں مگر کوئی نئی بات نہیں پیش کرنی ہوگی۔ اس کا جواب ہم دینگے۔ اور تحریر آمنے سامنے ہوگی۔ جس کی نقل لی اور دی جائیگی۔ پھر فریقین کے منصفوں کی آرا کے ساتھ سرپنچ اپنا حلفیہ فیصلہ دے گا۔ اور اس فیصلہ کے مطابق رقم کی حوالگی کا فیصلہ ہوگا۔ دوم یہ جو آپ نے لکھا ہے۔ کہ اپنے الفاظ یاد رکھیں۔ کہ قرآن کریم نے صاف طور پر وفات مسیح کو بیان فرما دیا ہے" اس سے آپ کا کیا مطلب ہے۔ کیونکہ ہم پہلے آپ کو چیلنج کر چکے ہیں۔ کہ اگر "صاف طور سے" یہ مطلب ہے۔ کہ مات علیسیٰ لکھا ہو۔ تو اس طرح کسی نبی کی وفات بھی دکھائی نہیں جا سکیگی۔ قرآن مجید سے وفات مسیح کا ثبوت اسیطرح دینگے۔ جس طرح کسی امر کو ثابت کرنے کا علماء ربانیین نے طریق مقرر کیا ہے (اللہ دتا جالندھری)

النظر

کتاب النبوۃ فی القرآن

جناب قاضی محمد یوسف صاحب پشاوری کے اسم گرامی سے احباب جماعت خوب واقف ہیں۔ آپ سلسلہ کے ایک زبردست فاضل ہیں۔ آپکی کتاب النبوۃ فی القرآن محققین میں مقبول ہو چکی ہے۔ آپ نے پھر اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن شائع فرمایا ہے۔ جو پہلے سے بہت بڑھ چڑھ کر ہے۔ بہت سے مضامین کا مفید اضافہ ہے۔ ایک سو دس آیات قرآنیہ سے باب نبوت میں ایک لاجواب کتاب ہے۔ درحقیقت یہ کتاب مسئلہ نبوت میں ایک لاجواب کتاب ہے۔ تمام احباب کو ضرور خرید کر فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ قیمت عہر ہے۔ حجم بھی پہلے کی نسبت دو گنے

معارف حقانی بتائید حضرت احمد قادیانی

اٹاوہ کے غیر احمدی صاحبان کا ایک اشتہار موسوم بہ "معیار حقانی بتردید نبی قادیانی" جس کے مشتہر شیخ محمد عاقل و حافظ محمد الٰہی پنجابی سوداگران (وارثی) و اصغر علیخان لکھنوی حال مقیم اٹاوہ (شیعہ) ہیں۔ میری نظر سے گذرا۔ اشتہار مذکور سید معصوم علی صاحب مبلغ انجمن احمدیہ اٹاوہ کے اشتہار (مجدد اعظم مسیح دوران مہدی آخر الزمان امام ربانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی صداقت کا ثبوت) کے جواب میں شائع کیا گیا ہے۔ حق پسند ناظرین ہمارا اشتہار اور غیر احمدیوں کے اشتہار دونوں کو سامنے رکھ کر غور فرمائیں۔ کہ ہماری طرف سے جو دلائل صداقت نبوت حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی آیات قرآنیہ، شرح عقاید نسفیہ، اقوال مشہور و مستند علمائے اہل سنت سے اشتہار مذکور میں پیش کئے گئے ہیں۔ غیر احمدی صاحبان نے ان کو خود ساختہ بتا کر ان کے مقابلہ میں بالکل سکوت اختیار کیا۔ تعجب ہے کہ غیر احمدی صاحبوں نے قرآن شریف کی آیتوں کو عقائد اہل سنت کی معتبر و مستند کتاب کی باتوں کو۔ مشہور و مستند و معتبر علمائے اہل سنت کے قولوں کو اس کان سنا اور اس کان اڑا دیا۔ معلوم نہیں کہ انہوں نے کونسا مذہب جدید اختیار کیا ہے۔ براہ مہربانی وہ شائع کریں۔ کہ کن اصولوں کے پابند ہیں۔ کن کتابوں کو معتبر مانتے ہیں۔ تاکہ ان اصول و کتب کے مطابق حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت ثابت کی جائے۔ اور میں نے سنا ہے۔ کہ شیخ محمد عاقل صاحب مشتہر وارثی ہیں۔ اور اصغر علی خان صاحب مشتہر شیعہ ہیں۔ اگر یہ سچ ہے تو براہ مہربانی بذریعہ اشتہار مطلع فرمائیں کہ شیخ صاحب موصوف حضرت حاجی وارث علی شاہ صاحب غفر اللہ ذنوبہ اور خان صاحب موصوف حضرات ائمہ اثنا عشر غفر اللہ ذنوبہم کے صدق و کذب کا امتحان کرنے کے لئے کن اصول موضوعہ پر حصر فرماتے ہیں۔ الغرض غیر احمدی صاحبان نے ہمارے اشتہار کا کچھ جواب نہ دیا۔ صرف یہ کام کیا ہے۔ کہ چند اعتراضات جن کے جوابات بارہا ہماری طرف سے شائع ہو چکے ہیں۔ اپنے اشتہار میں لکھ دئے ہیں۔ اس لئے جواب دینے کی کچھ ضرورت نہ تھی۔ لیکن شیخ محمد عاقل وغیرہ کو شاید ملال ہو کہ ہمارے اشتہار کا احمدیوں نے کچھ نوٹس نہ لیا۔ اس لئے محض ان کی دلجوئی کے لئے یہ چند سطور ہدیہ ناظرین کی جاتی ہیں۔

اعتراض کیا نبوت کا عہدہ بھی رفتہ رفتہ ملتا ہے؟

جواب اگر رفتہ رفتہ ملے۔ تو اس کے امتناع پر آپ کے پاس دلیل شرعی کیا ہے۔ ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین۔ علاوہ ازیں واضح ہو۔ کہ محدثین و مفسرین نے لکھا ہے کہ سیدنا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کی ابتدا سچی خوابوں سے ہوئی۔ چنانچہ صحیح بخاری کے شروع میں حدیث موجود ہے۔ اس کے بعد سب سے پہلی وحی قرآنی آیہ کریمہ اقراء باسم ربک الذی خلق۔ خلق الانسان من علق۔ اقراء و ربک الاکرم آپ پر نازل ہوئی۔ حضرت ان آیتوں کے نزول کے بعد گھر کی طرف تشریف لائے۔ اس حالت میں کہ آپ کا دل کانپتا تھا۔ گھر پہنچ کر آپ نے اپنی زوجہ مطہرہ بی بی خدیجہ رض سے حال کہا اور فرمایا کہ مجھے اپنی جان کا خوف ہے۔ اس پر بی بی خدیجہ رض نے آپ کو تسلی دی (ملاحظہ ہو بخاری مترجم جلد ۱ مطبوعہ تاج الہند لاہور صہ ۳)۔

پھر کہیں عرصہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبی و رسول کا خطاب عطا فرمایا۔ مگر سب اہل اسلام آپ کو نبی و رسول اسی وقت سے مانتے ہیں۔ جب سے آپ پر وحی الٰہی نازل ہوئی۔ اس لئے ظاہر ہے کہ نبوت کا عہدہ بھی رفتہ رفتہ ملتا ہے۔ حقیقت الامر یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی اصل چیز اور اعلیٰ مراتب نبوت سے ہے۔ چنانچہ شرح عقائد جلالی مطبوعہ مصر صہ ۱۰۶ میں لکھا ہے۔ المکالمہ شفاھا منصب النبوۃ بل اعلیٰ مراتبھا۔ اس لئے مقدس انسان اللہ تعالیٰ سے ہمکلامی کا شرف حاصل کرتا ہے۔ اگر اس سلسلہ ہمکلامی میں اللہ تعالیٰ اس کو نبی و رسول کے نام سے پکار کر ہدایت خلق کے لئے مامور کرے تو اس کو نبی و رسول کہتے ہیں۔ ورنہ وہ متکلم بفتح لام اور محدث بفتح دال کہلاتا ہے۔ اور قرأت ابن عباس رض کے مطابق محدث بھی تحت ارسلنا داخل ہے۔ چنانچہ یہ بات صحیح بخاری سے ظاہر ہے۔ اور خطاب خاتم النبیین تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ۵ سنہ ہجری میں ملا ہے (ملاحظہ ہو تاریخ خمیس) پس اگر حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبوت کا عہدہ رفتہ رفتہ ملا یا آپ کچھ عرصہ تک نبی و رسول کے خطاب کا صحیح مطلب نہ سمجھے۔ تو کچھ قابل اعتراض بات نہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتا ہے۔ قل رب زدنی علما۔ کہہ اے خدا میرے علم میں ترقی دے۔

اعتراض جناب مرزا صاحب ایام الصلح صفحہ ۳۹ میں فرماتے ہیں کہ ہمارے دعوے کی بنیاد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہے۔ مگر اشتہار میں وفات مسیح سے ابتدا نہیں کی۔

جواب حضرت اقدس کے کلام میں دعوٰی کی بنیاد سے مکالمہ الٰہیہ کی ابتدا مراد نہیں۔ بلکہ مسیح موعود کا عہدہ پانے کی ایک وجہ حضرت عیسٰے علیہ السلام کی وفات کو قرار دیا ہے۔ براہ مہربانی ایام الصلح کو بتمامہ بغور ملاحظہ فرمائیں۔ پھر چونکہ وفات مسیح و ختم نبوۃ وغیرہ مسائل پر بہت مباحثے تحریری و تقریری ہو چکے ہیں۔ اور اب غیر احمدی صاحبان ان مسائل پر گفتگو کرنے سے جی چراتے ہیں۔ اور صرف صداقت مسیح موعود کے دلائل مانگتے ہیں۔ اس لئے اشتہار صداقت مسیح موعود میں آپ کی صداقت کے دلائل پیش کئے گئے۔ اگر اٹاوہ کے غیر احمدی حضرات مسئلہ حیات و ممات مسیح اسرائیلی علیہ السلام و ختم نبوت وغیرہ پر بحث کرنا چاہتے ہیں۔ تو بسم اللہ اب اپنا شوق پورا کریں۔

اعتراض ایام الصلح خاص مرزا صاحب کی قلم سے نکلی ہوئی ہے۔ اور یہ یکم جنوری ۱۸۹۹ء

کو قادیان شریف سے شائع ہوئی ہے۔ اب ناظرین بغور ملاحظہ فرمائیں۔ کہ مرزا صاحب تاریخ مذکور تک کسی نبی یا وحی نبوت کے دوبارہ آنے کے قائل نہ تھے۔

جواب حضرت اقدس نے وحی و نبوت مستقلہ یعنی غیر تابع شریعت محمدیہ اور براہ راست کا ہمیشہ انکار کیا ہے۔ مگر سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی بدولت سے وحی و نبوت تابع شریعت محمدیہ ملنے کا کبھی انکار نہیں کیا۔ چنانچہ حضرت اقدس اپنے اشتہار موسوم بہ "ایک غلطی کا ازالہ" کے صفحہ ۳ پر فرماتے ہیں:۔ "اور جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے۔ صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانیوالا نہیں ہوں" پس یہ اعتراض کہ مرزا صاحب ابتداءً نبوت کے منکر تھے۔ خود حضرت مرزا صاحب کی عبارت سے رد ہو گیا۔ علاوہ ازیں ہم ناظرین کو یکم جنوری ۱۸۹۱ء سے پہلے کی شائع شدہ کتاب توضیح مرام صہ۱۹ سے جو مسیح موعود کے دعوے کے ابتدائی زمانہ میں شائع ہوئی۔ بلکہ اس میں آپ کے دعوے مسیحیت کی توضیح ہے ایک حوالہ نقل کرتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے:۔

"ان النبوۃ التامۃ الحاملۃ لوحی الشریعۃ قد انقطعت والنبوۃ التی لیس فیہا الا المبشرات فھی باقیۃ الی یوم القیامۃ لا انقطاع لھا ابداً" یعنی وہ نبوت جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بند ہے۔ وہ تشریعی نبوت ہے۔ لیکن غیر تشریعی نبوت جس میں مبشرات ہیں۔ وہ بند نہیں۔ اب ناظرین بنظر انصاف ملاحظہ فرمائیں کہ شیخ محمد عاقل ایڈیٹر کا یہ بیان کہ مرزا صاحب تاریخ مذکور (یکم جنوری ۱۸۹۱ء) تک کسی نبی یا وحی نبوت کے دوبارہ آنے کے قائل نہ تھے۔ غلط بلکہ صریح اتہام ہے یا نہیں؟

علاوہ بریں اصغر علی خان صاحب شیعہ مشہر کو لازم ہے کہ وہ شرح اصول کافی کتاب التوحید باب البداء صفحہ ۲۲۹ - ۲۳۰۔ متن زیر تفسیر آیہ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر۔ اس سالانہ کتاب کے ذکر پر جو امام الزمان پر نازل ہوتی ہے۔ غور کریں اور الفاظ ذیل کو خوب سمجھ لیں۔ "و اللہ تعالیٰ باطل میکند بآں کتاب آنچہ را

کہ می خواہد از اعتقادات امام خلائق کہ پیش از استنباط از قرآن داشتہ و اثبات می کند در او آنچہ را کہ میخواہد از اعتقادات بوسیلہ استنباط از قرآن" اس عبارت سے ظاہر ہے کہ شیعوں کے ائمہ کا اعتقاد ہر سال بدلتا رہتا ہے۔ پھر آگے چلکر اسی کتاب میں لکھا ہے کہ "امام زمان دو قسم جہل میدارد بمعنی احکام حوادث آیندہ و در استنباط آنہا از قرآن کہ تبیان کل شئی است۔ احتیاج دارد بکتاب شب قدر کہ نازل شود برائے تحدیث۔ پس امامت و احکام آں کہ براو آں کتاب در شب قدر نازل نشود۔ باطل خواہد بود" حاصل مطلب یہ ہے۔ کہ شیعوں کے امام الزمان علیہ دو قسم کی جہالت رکھتے ہیں (۱) احکام حوادث آیندہ کے متعلق (۲) قرآن شریف سے ان کے استنباط کے متعلق۔ ان کی یہ دونوں قسم کی جہالتیں اللہ تعالیٰ ہر شب قدر کو ان پر سالانہ کتاب نازل کر کے دور کرتا ہے۔" پس شیعہ کس منہ سے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود پر اعتراض کر سکتے ہیں۔

اعتراض مرزا صاحب نے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے کی تکذیب شروع کی۔ اور وہ فہرست مکذبین خاتم الانبیاء میں شامل ہو گئے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کا پیمانہ عمر جلد لبریز ہو گیا۔

جواب لعنت اللہ علی الکاذبین۔ اے مومنو! برائے خدا سب کہو آمین۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نعت میں یوں فرماتے ہیں۔ ؎

وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

اعتراض مرزا صاحب وبائی امراض کو ہمیشہ غضب الٰہی ظاہر کرتے تھے۔ مگر افسوس کہ وہ خود بھی غضب الٰہی کے شکار ہوئے۔ یعنی مرض ہیضہ میں مبتلا ہو کر وہ ۱۹۰۸ء میں قضا کر گئے۔

جواب لعنت اللہ علی الکاذبین۔ اے مومنو! برائے خدا سب کہو آمین۔ یہ اعتراض کرتے ہوئے شیخ محمد عاقل ایڈیٹر نے بعض مکذبین مشتہرین پر

مقدمہ چلانے کی بھی تحریک کی ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ابھی تو مکذبین کی تعداد کروڑوں سے بھی زیادہ ہے مقدمہ کس کس پر چلایا جائیگا۔ علاوہ بریں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ویل یومئذ للمکذبین فرمایا ہے۔ یہی کافی ہے۔ پھر ہمارا مقدمہ آسمان پر دائر ہے۔ اور فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ جو احکم الحاکمین ہے۔

اعتراض۔ ثناء اللہ کی موجودگی میں مرزا صاحب کا خاتمہ ہو گیا۔

جواب۔ قرآن شریف سے ظاہر ہے کہ مباہلہ دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک تو یہ کہ دو فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے۔ وہ اس فریق کے سامنے مر جائے جو سچ پر ہے۔ دونوں اس کو منظور کر کے خدا سے آسمانی فیصلہ کے خواستگار ہوں۔ ایسے مباہلہ میں سچے کے سامنے جھوٹا مر جاتا ہے۔ دوم یہ کہ دو فریقوں میں سے جو سچا ہو۔ وہ مر جائے۔ اور جھوٹے کو لمبی مہلت ملے (دیکھو تفسیر ترجمان القرآن تفسیر سورہ مریم صہ۲۹)۔ حضرت اقدس مرزا صاحب نے ثناء اللہ کو پہلی قسم کے مباہلہ کیلئے انجام آتھم وغیرہ میں کئی مرتبہ دعوت دی۔ مگر اس نے ہمیشہ انکار کیا۔ پھر حضرت اقدس نے اعجاز احمدی صہ۳۷ انعامی دس ہزار روپیہ مطبوعہ ۱۹۰۲ء میں ثناء اللہ کا نام لیکر لکھا کہ اگر اس چیلنج پر مستعد ہوئے کہ کاذب صادق کے پہلے مر جائے تو ضرور وہ پہلے مرینگے۔ مگر ثناء اللہ نے چیلنج منظور نہ کیا۔ بلکہ حضرت اقدس کے اشتہار مورخہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے جواب میں اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء میں لکھا کہ "اگر میں مر گیا تو میرے مرنے سے اور لوگوں پر کیا حجت ہو سکتی ہے..... تمہاری یہ دعا کسی صورت میں بھی فیصلہ کن نہیں ہو سکتی"۔ اور مرقع قادیانی اگست ۱۹۰۷ء صہ۹ میں لکھا کہ "آنحضرت علیہ السلام باوجود سچا نبی ہونے کے مسیلمہ کذاب سے پہلے انتقال کر گئے۔ اور مسیلمہ باوجود کاذب ہونے کے صادق سے پیچھے مرا"۔ پھر ثناء اللہ نے اخبار وطن ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء میں شائع کرایا کہ "کوئی ایسی نشانی دکھلاؤ جو ہم بھی دیکھ کر عبرت حاصل کریں مر گئے تو کیا دیکھیں گے"۔ ان تحریرات سے ظاہر ہے۔ کہ ثناء اللہ نے دوسری قسم کا مباہلہ چاہا اور یہ نشان مانگا کہ حضرت اقدس مرزا صاحب سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح فوت ہو جائیں۔ اور ثناء اللہ مسیلمہ کذاب کی طرح زندہ رہے۔ سو خدا نے یہ نشان دکھا کر ثناء اللہ کو مثیل مسیلمہ کذاب ثابت کر دیا۔

اعتراض مرزا صاحب کی پیشگوئیاں بھی اکثر جھوٹی ثابت ہوتی ہیں ؛

جواب لعنۃ اللہ علی الکاذبین ؛

اعتراض نکاح کی امید ہی میں دار فانی سے کوچ کر گئے۔ اور مرزا صاحب کا رقیب آج تک زندہ اور سلامت ہے۔

جواب حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام تتمہ حقیقۃ الوحی میں فرماتے ہیں۔ اس نکاح کے ظہور کے لئے جو آسمان پر پڑھا گیا۔ خدا تعالےٰ کی طرف سے ایک شرط بھی تھی۔ جو اسی وقت شائع کی گئی تھی۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ توبی توبی فان البلاء علے عقبک۔ پس جب ان لوگوں نے شرط کو پورا کر لیا۔ تو نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا۔ کیا آپ کو خبر نہیں۔ کہ یمحو اللہ ما یشاء و یثبت۔ نکاح آسمان پر پڑھا گیا یا عرش پر۔ مگر آخر وہ سب کارروائی شرطی تھی۔ اس پیشگوئی کے بعد اپریل ۱۸۹۲ء میں نکاح ہوا۔ اور مطابق پیشگوئی احمد بیگ چھٹے مہینہ ۳۰ ستمبر ۱۸۹۲ء کو فوت ہوا۔ اور اس کی وفات کے بعد اہلیہ احمد بیگ نے بیعت کی۔ احمد بیگ کی دوسری دختر نے بھی بیعت کی۔ محمد احسن بیگ جو مرزا احمد بیگ کی اہلیہ کی بہن کے فرزند ہیں۔ مخلص احمدی ہو گئے۔ اور اب بھی ہیں۔ ان کے علاوہ احمد بیگ کے کئی اور رشتہ دار حضرت اقدس کی بیعت میں داخل ہو گئے۔ خود محمدی بیگم سلسلہ احمدیہ کے ساتھ خوش عقیدہ بن گئی۔ اس کے شوہر مرزا سلطان احمد نے اپنے ایک خط میں لکھا۔ کہ میں جناب مرزا جی صاحب کو نیک بزرگ اسلام کا خدمت گزار شریف النفس خدا یاد پہلے بھی اور اب بھی خیال کر رہا ہوں۔ مجھے ان کے مریدوں سے کسی قسم کی مخالفت نہیں۔ بلکہ افسوس کرتا ہوں۔ کہ چند ایک امورات کی وجہ سے ان کی زندگی میں ان کا شرف حاصل نہ کر سکا۔ (منقول از تشحیذ الاذہان مئی ۱۹۱۳ء) خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ وما نرسل بالآیات الا تخویفا۔ کہ ہم نشانات اسی لئے دکھاتے ہیں۔ کہ تا ڈر جائیں۔ جب غرض حاصل ہو جائے۔ پھر کسی ہ کرنے کی خدا تعالےٰ کو کوئی ضرورت نہیں۔ ان

واسطے انذاری پیشگوئیوں کے متعلق خدا کا دائمی قانون ہے۔ کہ وہ توبہ و استغفار سے ٹل جایا کرتی ہیں۔ حضرت صاحب کی پیشگوئی تو شرطی تھی۔ اور حضرت یونس علیہ السلام کی پیشگوئی میں بظاہر کوئی شرط نہ تھی۔ مگر پھر بھی جب قوم یونس نے خدا کی جناب میں عاجزی کی۔ تو خدا نے عذاب ان سے ٹال دیا۔

حضرت اقدس نے انجام آتھم صفحہ ۳۲ پر لکھا تھا۔ فیصلہ تو آسان ہے۔ احمد بیگ کے داماد سلطان محمد کو کہو۔ کہ تکذیب کا اشتہار دے۔ پھر اس کے بعد جو میعاد خدا تعالےٰ مقرر کرے۔ اگر اس سے اس کی موت تجاوز کرے تو میں جھوٹا ہوں۔" مگر کسی مولوی کو جرأت نہ ہوئی کہ وہ سلطان محمد سے تکذیب کا اشتہار دلائے۔ اور وعید یعنی عذاب کی پیشگوئی کا توبہ و استغفار سے ٹل جانا اہلسنت کا اتفاقی مسئلہ ہے۔ فرقہ معتزلہ کو البتہ اس سے انکار ہے۔ چنانچہ علامہ شہاب الدین خفاجی مصری نے نسیم الریاض شرح شفائے امام قاضی عیاض میں مسئلہ خلف (وعید) کو اہل سنت کا اتفاقی قرار دیا۔ اور اس میں خلاف صرف معتزلہ کی طرف نسبت کیا۔ حیث قال الوعید لا یجوز عند المعتزلۃ لقولہم یجب علی اللہ تعالےٰ تعذیب العاصی (سبحان السبوح صفحہ ۹۱) امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں۔ وعندی جمیع الوعیدات مشروطۃ بعدم العفو۔" یعنی میرے مذہب میں تو سب وعیدیں عدم عفو سے مشروط ہیں (سبحان السبوح صفحہ ۹۳) اس تحقیق سے معلوم ہوا۔ کہ شیخ محمد عاقل بینڈ کو مذہب اہلسنت کو چھوڑ بیٹھے ہیں۔ اصغر علی خانصاحب شیعہ کو چاہیئے۔ کہ کتاب آیت آخرے مصنفہ جناب مولوی سید غلام حیدر خانصاحب سب رجج شیعہ کے صفحات ۲۹۲-۳۰۱ میں مسئلہ بداء کی بحث دیکھیں۔ جس میں تسلیم کیا ہے۔ کہ نادم ہونے سے عذاب ٹل جاتا ہے۔ اور صافی شرح کافی کتاب الحجۃ جزو سوم حصہ چہارم میں لکھا ہے۔" موسیٰ کلیم اللہ عالم بہ غیب بود وعدہ از روے ظن کردہ و ظن او غلط شد۔" اور صفحہ ۵۳ میں ابو حمزہ ثمالی سے یہ روایت لکھی ہے۔ گفت شنیدم از امام محمد باقر علیہ السلام می گفت ۔۷۰ ثابت بود سنتی کہ اللہ تبارک و تعالےٰ لفراغت ما و شیعہ ما نزدیک

بہ تعیین کردہ بود۔ ظہور دولت ایں ائمہ ہدیٰ ۔۱۷ در سال ہفتاد ہجری پس چوں کشتہ شد امام حسین علیہ السلام سخت شد غضب اللہ تعالیٰ بر مشرکان اہل زمیں پس تاخیر کرد۔ سرائے خدا ان آں مشرکان تا سال صد و چہل ہجری۔ پس حکایت کردیم شمارا با سرار خود۔ پس فاش کردید حکایت را پس کشودید پردہ سر را امراد آنست کہ آں زمان نیز بہ فراغت ما و شیعہ ما نزدیک بہ تعیین شد و چوں افشائے سر کردید۔ آں زماں نیز تاخیر شد و نگرداسند اللہ تعالےٰ برائے آں ظہور دولت وقتے معین نزد ما و محو می کند از ذہن افضل خلایق انچہ را کہ خواہد از اعتقادات و اثبات میکند آنچہ را کہ خواہد و نزد اللہ تعالیٰ است اصل کتاب۔ یعنی نبی سے خطائے اجتہادی ہو جاتی ہے۔ شیعوں کے آئمہ کی پیشگوئیاں خدا نے جھوٹی کر دیں۔

اعتراض قادیان شریف کی حالت ملاحظہ فرمایئے۔ کہ آج تک ایک چھوٹا سا قصبہ بھی حلقہ بیعت میں نہ داخل ہوا۔ مشرک اور مکذب ہنوز آباد ہیں شرم۔ شرم۔ شرم ؛

جواب حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ہزار برس کے قریب تبلیغ کی۔ مگر پھر بھی چند آدمی آپ پر ایمان لائے۔ (وما امن معہ الا قلیل)۔ پس معترضین کے مسلک پر تو حضرت نوح علیہ السلام سچے نبی نہیں ہو سکتے۔ سید المرسلین خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ساری دنیا کیلئے نبی ہو کر آئے مگر بیان کیا جاتا ہے۔ کہ آپ کے صحابی صرف ایک لاکھ چوبیس ہزار تھے۔ اور مشرکوں مکذبوں سے دنیا بھری ہوئی ہوئی تھی۔ اور شیعوں کے مسلک پر تو صرف چار پانچ آدمی ایمان لائے تھے۔ باقی منافق تھے۔ (نعوذ باللہ) پھر شیعوں کے آئمہ کا حال تو محتاج بیان نہیں۔ جنہوں نے بقول شیعہ اپنا مذہب یہ بتایا

اب رہا مرزا صاحب کی کامیابی یا ناکامی کا سوال۔ سو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اگر آپ احمدیوں کے بیان کو مان لینے کے لئے تیار نہیں۔ تو اپنے مامور من اللہ کے بھائی بندہ ایڈیٹر پرکاش کی شہادت ہی پر غور کرکے

انصاف سے کام لیں۔ اور وہ شہادت یہ ہے۔ آریہ اخبار پرکاش (مورخہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۲۳ء) لکھتا ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے پیرو جس سرگرمی سے اشاعت دین کا کام کر رہے ہیں۔ انصاف اس بات کا متقضی ہے۔ کہ اس پہلو میں انکی داد دی جائے۔ ہندوستان کے قریباً ہر ایک شہر میں ان کے پرچارک کام کر رہے ہیں۔ اشاعت دین کے لئے ان کے کئی اخبار جاری ہیں۔ قادیان میں ان کے کئی ریسرچ سکالر ہیں آریہ سماج کا تمام لٹریچر ان کے پاس پہنچ رہا ہے کئی مباحث تیار ہو چکے ہیں۔ جو آریہ سماج کے سالانہ جلسوں میں پہنچ کر مباحثے کرتے ہیں۔ آریہ سماج کے خلاف کئی کتابیں شائع ہو چکی اور ہو رہی ہیں۔ بقول ایک احمدی پرچارک کے احمدی جماعت کا سارا زور تن من اور دھن سے آریہ سماج کے خلاف لگ رہا ہے۔ ان کا بجا طور پر یہ خیال ہے۔ کہ ہندوستان میں اگر کوئی مذہبی جماعت ایسی ہے۔ جو احمدیوں کو خصوصاً اور عام مسلمانوں کو عموماً ہندوؤں کو مسلمان بنانے سے روکتی ہے۔ تو وہ آریہ سماج ہے۔ اس لئے وہ ہندوؤں کی اس رکھشک جماعت سے برسر جنگ رہتے ہیں۔ احمدیوں کی سرگرمیاں ہندوستان تک ہی محدود نہیں۔ بلکہ انگلستان، جرمنی، مصر، اور بخارا میں ان کے آدمی پرچار کر رہے ہیں۔ ابھی حال ہی میں "فضر النیل" عربی زبان کا اخبار مصر سے احمدیہ مشن کی اشاعت کے لئے جاری ہوا ہے۔ جس کے پہلے نمبر میں مرزا غلام احمد قادیانی کا فوٹو بھی دیا گیا ہے۔ جو جماعت اتنی تیزی سے کام کر رہی ہو۔ جس میں سینکڑوں لوگ اشاعت دین کے لئے وقف ہو چکے ہوں۔ جس کا لاکھوں روپیہ اس کام میں خرچ ہو رہا ہو۔ وہ اگر کامیاب نہ ہوگی تو اور کون ہوگا"

اعتراضات کے جوابات ختم ہوئے۔ اب اشتہار کے اخیر پر جو چند سوالات کئے گئے ہیں۔ ان کے جواب لکھے جاتے ہیں۔

سوال نمبر ۱ مرزا صاحب کی بعثت کے وقت اسلام کی کیا حالت تھی۔ اور انبیاء کس وقت آتے ہیں۔

جواب مسدس حالی میں اس حالت کا پورا فوٹو ملاحظہ فرمائیے۔ ہم یہاں صرف ایک بند نقل کرتے ہیں۔

> نبوت نہ گر ختم ہوتی عرب پر ۔ کوئی ہم پہ مبعوث ہوتا پیمبر
> تو ہے جیسے مذکور قرآں کے اندر ۔ ضلالت یہود اور نصاریٰ کی اکثر
> یوں ہی جو کتاب اس پیمبر آتی
> وہ گمراہیاں سب ہماری جتاتی

ختم نبوت کے جو معنی مولانا حالی نے سمجھے ہیں۔ اس سے یہاں بحث نہیں۔ دکھانا صرف یہ ہے۔ کہ انبیاء ایسے ہی وقت میں آتے ہیں۔ اور ظہر الفساد فی البر والبحر اس پر ظاہر ہے۔

سوال نمبر ۲ انبیاء کا مدۃ العمر کسی رکن اسلام کا ترک کرنا احسن ہے۔ اور اس کا ثبوت کسی نبی کے سوانح سے دیا جا سکتا ہے؟

جواب حضرت اقدس ہی تابع شریعت محمدیہ تھے۔ آپ نے کبھی شریعت محمدیہ کی خلاف ورزی نہیں کی نہ کوئی رکن اسلام خلاف شریعت محمدیہ ترک کیا۔ ومن ادعی فعلیہ البیان بالبرہان۔

سوال نمبر ۳ کیا یہود غضب الٰہی کی وجہ سے محروم نہیں

جواب یہود نے جب خدا اور رسول کے احکام کا اتباع کیا۔ تو اللہ تعالےٰ نے ان کو سلطنت عطا کی۔ پھر جب انہوں نے توریت کو پس پشت ڈالدیا۔ تو اللہ تعالےٰ نے ان کو سلطنت عطا کی۔ پھر جب انہوں نے توریت کو پس پشت ڈالدیا۔ تو اللہ تعالےٰ نے ان سے سلطنت چھین لی۔ اور ان کو غیروں کا غلام بنا دیا۔ یہی حال مسلمانوں کا ہوا۔ اب جس طرح حضرت مسیح اسرائیلی کے خدام کو اللہ تعالےٰ نے سلطنت عطا فرمائی تھی۔ اسی طرح محمدی مسیح کے خدام کو اللہ تعالےٰ سلطنت عطا فرمائے گا۔ سیدنا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا آسمانی نام احمد ہی ہے۔ محمد جلالی نام ہے۔ اور احمد جمالی آنحضرت کی نبوت سے تیرہ برس تک احمدیت کا جلوہ رہا۔ پھر محمدیت جلوہ افروز ہوئی۔ اختتام ۱۰۰۰ھ سے پھر احمدیت کا دور ہے۔ چنانچہ مجدد الف ثانی فرماتے ہیں۔ "بعد از ہزار سال کہ آں را تاثیرے نہادہ اند۔ در تغیر امور عظام معاملہ آں ولایت بانیو لایت کشید و ولایت محمدی بولایت احمدی انجامید ۔۔۔ ناچار محمد احمد گشت و ولایت محمدی بولایت احمدی انتقال فرمود (دیکھو مقامات امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی مطبوعہ مطبع جیون پرکاش دہلی صفحہ ۱۲۳)

سوال نمبر ۴ مرزا صاحب کو کس کس زبان میں الہام ہوتا تھا

جواب حضرت اقدس کو عربی۔ فارسی۔ اردو۔ انگریزی پنجابی۔ عبرانی۔ سنسکرت میں الہام ہوتے تھے

سوال نمبر ۵ کیا کوئی الہام انگریزی میں ہوا۔

جواب حضرت اقدس کو بہت سے الہامات انگریزی زبان میں ہوئے۔ ان میں سے چند بطور نمونہ درج ذیل ہیں۔ دو آل مین شڈ بی اینگری بٹ گاڈ از ود یو۔ ہی شیل ہیلپ یو۔ ورڈس آف گاڈ کین ناٹ اکسچینج۔ یعنی اگر تمام آدمی ناراض ہونگے تو بھی خدا تمہارے ساتھ ہے۔ وہ تمہاری مدد کرے گا۔ خدا کی باتیں بدل نہیں سکتیں (براہین احمدیہ جلد ۴ صفحہ ۵۵۲) پھر یہ الہام بھی آپ کو ہوا۔ آئی لو یو۔ آئی شیل گو یو اے لارج پارٹی آف اسلام۔ (براہین احمدیہ جلد ۴ صفحہ ۵۵۶) یعنی میں تم کو بڑی جماعت اسلام کی دونگا۔

اب ناظرین ذرا عینک لگا کر دیکھیں۔ کہ یہ الہامات کس طرح پورے ہوئے۔ اور ہو رہے ہیں۔ پس وہ خدا سے ڈر کر اپنی زبانوں کو بدگوئی سے روکیں۔ ورنہ یاد رکھیں واللہ متم نورہ ولو کرہ المشرکون۔

المشتہر۔ مستری شیخ کریم بخش ممبر انجمن احمدیہ ملاوہ۔

براہین العقائد

ہر مسلمان کے ایمان کا مدار ہے (۱) خدا تعالےٰ کی ہستی۔ (۲) ملائکہ (۳) حضرت محمد مصطفےٰ رسول صادق ہیں۔ (۴) قرآن مجید مکمل الہامی کتاب (۵) رسول اللہ کے بعد سلسلہ وحی والہام جاری ہے۔ (۶) تقدیر برحق ہے۔ (۷) قیامت برحق۔ لیکن اگر ان کے دلائل پوچھو۔ تو اچھے اچھے مولوی صوفی سجادہ نشین لیکچرار خاموش رہ جائیں۔ تجربہ کر کے دیکھ لو۔ ہاں احمدیوں پر خدا کا فضل ہے۔ کتاب ہمذا جو عنوان

۲ آریہ سماج کے مقابلہ میں تیاری کر رہے ہیں۔ جہاں اخبار میں کسی ... کی طرف سے کوئی کتاب شائع ہوا۔ فوراً وہ منگوا لیتے ہیں۔

حبّ اطہرا محافظ جنین

آج حضرت مولانا نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح اوّل کی طبی قابلیت کا لوہا دوست اور دشمن سب مانتے ہیں۔ آپ کا یہ مجرّب نسخہ ہے۔ جو حسب ذیل امراض کیلئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ (۱) جن عورتوں کے حمل گر جاتے ہوں (۲) یا جن کے بچے پیدا ہو کر مر جاتے ہوں (۳) یا جن کے گھر میں اسقاط حمل کی عادت ہو گئی ہو (۴) یا جن کے ہاں لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہوں (۵) یا جن کو بانجھ پن کمزوری رحم سے ہو۔ (۶) یا جن کے بچے کمزور اور بدصورت پیدا ہوتے ہوں اور کمزور ہی رہتے ہوں۔ ان کے لئے گود بھری گولیوں کا استعمال کرنا اشد ضروری ہے۔ قیمت فی تولہ عہ۔ چھ تولہ یکمشت خاص رعایت۔ ۳ تولہ تک محصولڈاک معاف۔

المشتہر

نظام جان۔ عبد اللہ جان۔ دواخانہ معین الصحت قادیان۔ ضلع گورداسپور۔

ضرورت رشتہ

ایک احمدی لڑکے کے لئے جو تعلیم یافتہ۔ خوش شکل اور برسر روزگار ہے۔ ایک رشتہ کی ضرورت ہے۔ جو تعلیم یافتہ خوبصورت اور امور خانہ داری سے واقف ہو۔ ذات وغیرہ کا کوئی خیال نہیں حاجتمند احباب ذیل کے پتہ سے خط و کتابت کریں۔

شیخ سمیع اللہ احمدی۔ کلرک الکھنور۔ علاقہ جموں۔

تین رشتوں کی ضرورت ہے

تحصیل شکرگڑھ میں ایک کنبہ میں تین رشتوں کی ضرورت ہے۔ لوہار ترکھان قوم کے افراد کے لئے اچھا موقعہ ہے۔ آمدنی معقول رکھتے ہیں۔ علاوہ اپنے فنی کام کے ٹھیکہ پر زمین لے کر کاشتکاری بھی کرتے ہیں۔ ضرورتمند احباب باقی امور کے متعلق پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں۔

غلام احمد مولوی فاضل بذریعہ مولوی مبلغ شکرگڑھ تحصیل ضلع گورداسپور

ضرورت

ایک ایسے تیز سٹینو ٹائپسٹ کی جو انگریزی میں تجارتی خط و کتابت اور دفتر کا کام اچھی طرح کر سکتا ہو۔ فوری ضرورت ہے۔ گورنمنٹ دفتر کے کام کرنیوالے کو ہر طرح ترجیح دی جاوے گی۔ تنخواہ ۴۰۔۶۰ ماہوار حسب قابلیت۔ درخواست معہ نقول سارٹیفیکیٹ و تصدیق مقامی سیکرٹری انجمن احمدیہ فوراً بنام

مینیجر سٹوڈینس۔ کرشل ہوس۔ امین آباد۔ پارک مشرقی

اللھم انت الشافی

جوہر شفاء ٭ نئی زندگی

یہ خشک سفوف ہے جس کا تجربہ دس سال تک کیا گیا ہے۔ پرانا بخار و کھانسی خشک یا تر بلغم میں خون آتا ہو۔ سل کے کیڑوں کو فنا کرتا ہے۔ تپ دق کو جس سے حکیم و ڈاکٹر بھی عاجز ہوں۔ مرد و عورت سب یکساں مفید۔ قیمت نہایت کم جو سو روپے کو بھی مفت۔ فی تولہ عہ علاوہ محصولڈاک جو ایک ماہ کو کافی ہے۔ حکیموں کو بھی اس کا مطب میں رکھنا ضروری ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ہوتا ہے۔ پتہ

ڈاکٹر عزیز الرحمن قادر بخش انجنیر قادیان۔ ضلع گورداسپور پنجاب

جواہرات کی بارش

مجھے قرآن پاک کے گورمکھی ترجمہ کیلئے روپیہ کی اشد ضرورت ہے اسلئے صرف چند روز کے واسطے حسب ذیل معرکۃ الآراء ۵ کتب کا سٹ جس نے آریہ سماج کی چولیں ہلا دی ہیں۔ نصف قیمت یعنی ۲ روپے کی بجائے ۱ روپیہ اور محصولڈاک ۴ کل ۱۵ کو ملے گا۔ ستیارتھ پرکاش کی حقیقت۔ آریہ مذہب کی حقیقت۔ پروفیسر رام دیو کا جواب۔ ہندو دھرم و سوراج۔ تضیہ گائے۔ وید و قربانی۔ قرآن مجید اور وید۔ بابا نانک کا مذہب۔ ستیارتھ پرکاش سکھ و اذان۔ قرآن کا گورمکھی ترجمہ گورو کی بانی ہر جگہ مسلمانوں کے احسان سکھوں پر۔ سکھوں سے میاں خشک جلدی درخواست کریں۔ پھر یہ موقع ہاتھ نہیں آئے گا۔

مینیجر اخبار نور قادیان ضلع گورداسپور

مختصر خبریں

——— دہلی ۲۲ر فروری سرکاری بیان مظہر ہے۔ کہ جیتو میں نہ اکالی جتھے پر فائر ہی کئے گئے۔ اور نہ ہی جتھے کا کوئی آدمی زخمی ہوا۔ گولیاں عوام پر چلائی گئیں۔ جن میں سے چودہ مقتول چونتیس مجروح ہوئے۔ گولی چلنے کے بعد ڈاکٹر کچلو اور پروفیسر گڈوانی موٹر میں بیٹھ کر موقع پر پہنچے۔ جنہیں زیر حراست کر لیا گیا۔ ایک مجسٹریٹ کو خاص تحقیقات کے لئے مقرر کر دیا گیا ہے۔

——— ۵۰۰ کی تعداد میں ایک اور اکالی جتھا ۲۸ر فروری کو جیتو روانہ ہو جائے گا۔

——— سردار گوربخش سنگھ ممبر لیجسلیٹو کونسل نے ... کو دہلی میں۔ گورنر پنجاب لاہور اور منتظم نابھہ کو ۱۹ر فروری کو چار بج کر چالیس منٹ پر حسب ذیل تار روانہ کیا۔ اکھنڈ پاٹھ ایک مذہبی کاروائی ہے۔ سکھوں نے جیتو میں اس پاک فرض کو ادا کرنے کا عزم مصمم کر لیا ہے۔ مذہبی امور میں مداخلت سے نازک حالت ہو رہی ہے کوئی ناشائستہ قیود دھارمک فرائض کی بجا آوری پر حاوی نہیں ہو سکتی ہیں۔ مجھے امید ہے۔ کہ گورنمنٹ مزید بدمزگی کو روکنے کے لئے ۲۱ر فروری سے پہلے احکام جاری کر دیگی

——— ضلع گورکھپور میں اودر نامی قصبہ میں گھسیو نام ایک پٹھان کے ہاں تین پیر کی لڑکی پیدا ہوئی۔ تمام جسم تو معمولی بچوں کا سا ہے۔ لیکن کمر کے پاس پشت کی جانب تیسرا پیر ہے۔ جسمیں صرف ایک انگلی ہے۔ اس میں ناخن بھی ہے۔ اس پیر کو وہ ادھر ادھر ہلا سکتی ہے۔ یہ تیسرا پیر لنگور کی دم کی طرح اوپر اٹھا رہتا ہے۔ جس کے سبب سے لڑکی چت نہیں لیٹ سکتی۔ لڑکی کی عمر اس وقت ۱½ سال ہے۔ اور کمزور ہے۔

——— لاہور میں پلیگ یوماً فیوماً ترقی پر ہے۔ اسوقت تک ۲۹۶ کیس اور ۱۹۰ اموات ہو چکی ہیں۔

——— اسوقت روئے زمین پر اہل اسلام کی کل تعداد ۲۸ کروڑ ۴۰ لاکھ بیان کی جاتی ہے۔ اللھم زد فزد ؟